حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت تفہیم القرآن

وقت 5-7 منٹ

خلفائے خمسہ کی خدماتِ قرآن

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (الانعام:156)

ترجمہ: اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

قرآں کتابِ رحماں سِکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں اِن سے ملے ولایت

معزز بھائیو! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ خلفائے خمسہ کی خدماتِ قرآن

خلافتِ احمدیہ جس طرح خلافتِ راشدہ کا ظل ہے اِسی طرح دونوں خلافتوں کے اَوقات میں خدمتِ قرآن مثالی رنگ میں ہوئی ہے۔ نزولِ قرآن کے ابتدا سے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بابرکت دور میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کے متن اور معانی کی حفاظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کو حفاظتِ قرآن اور اشاعتِ قرآن کی ذمہ داری عطا فرمائی۔ قرآن کو کتابی صورت میں محفوظ کرنے کی سعادت شیخین یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ملی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس صحیفہ کی مزید نقول تیار کر کے عالَم اسلام میں پھیلائیں۔ حضرت علیؓ کو قرآن پر اعراب لگانے کی توفیق ملی۔

آج اِس زمانے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا اور قرآن کے محض الفاظ باقی رہ گئے۔ (مشکوۃ کتاب الفتن) تو ایمان کو (بعض روایات کے مطابق قرآن کو) ثریا ستارے سے واپس لانے اور قرآنی تعلیم سے اقوام عالم کو روشناس کروانے کے لیے سورۃ الجمعۃ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ (سورۃ الجمعۃ) کے مصداق بنے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا اولین مقصد دین کا قیام، قرآن کا احیاء اور اس کے بابرکت انوار وفیوض کو عالمگیر سطح پر پھیلانا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآنِ شریف کے احیاء کے لئے آیا ہے اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو تکمیل اشاعت ہدایت کہلاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 361-362)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ پر موسلا دھار بارش کی طرح قرآن کے علوم، معارف و دقائق، اسرار و رموز اور روحانی نکات نازل فرمائے جو آپؑ کی تحریرات اور ملفوظات کی صورت میں محفوظ ہیں۔ انہی حقائق و معارف اور روحانی مائدہ سے سیر اب ہو کر خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے ذوق اور رنگ میں قرآن کی خدمت کی ہے اور تا قیامت کرتے چلے جائیں گے۔ اِن شاءاللہ

گزشتہ 116 سال سے خلفائے احمدیت مختلف جہتوں سے قرآن کے انوار کی عالمگیر اشاعت کر رہے ہیں۔ وہ چاہے ترجمۃ القرآن کا میدان ہو یا قرآن کی لطیف اور پُر معارف وپُر مغز تفسیر کا بیان ہو۔ دنیا بھر میں مختلف تراجم قرآن کی اشاعت کا موقع ہو یا افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کے لیے دروس قرآن کا سلسلہ جاری کرنا ہو۔ حفظ

کے ذریعہ کلامِ الٰہی کی محبت دلوں میں جاگزیں کرنی ہو یا خوش لحن آواز میں تلاوتِ قرآن سے دلوں کو گرمانا ہو۔ حضرت مسیح پاکؑ کے خلفاء ہر میدان میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ہمارا اصل پروگرام وہی ہے جو قرآنِ کریم میں ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہو، مجلس انصار اللہ ہو، خدام الاحمدیہ ہو، نیشنل لیگ ہو، غرض یہ کہ کوئی بھی انجمن ہو۔ اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے۔"

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ 103)

سامعین کرام! اب مَیں خلفائے احمدیت کی خدماتِ قرآن کی مختصر سی جھلک پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تلاوتِ قرآن کی طرف توجہ دلانے کے متعلق بتاتا ہوں۔

قرآن کی محبت کو حقیقی رنگ میں قائم کرنے کے لیے تلاوتِ قرآن کریم کرنا اور اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ خلفائے احمدیت نے اس طرف خاص طور پر توجہ دی اور اس بات پر بہت زور دیا کہ ہر احمدی کو چاہیے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ قرآن پڑھنا آتا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"ہر مسلمان کو چاہیے کہ قرآن کریم کو پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو تو اردو ترجمہ اور تفسیر ساتھ پڑھے۔ عربی جاننے والوں پر قرآن کریم کے بڑے بڑے مطالب کھلتے ہیں...... جب ایک شخص بار بار قرآن پڑھے گا اور اس پر غور کرے گا تو اس میں قرآن کریم کے سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ پس مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے جب تک مسلمان اس کے سمجھنے کی کوشش نہ کریں، کامیاب نہ ہوں گے۔" (خلفائے احمدیت کی تحریکات صفحہ 66) پھر فرمایا:

"ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کو اتنا رواج دے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو"

(الفضل 9/ دسمبر 1947ء صفحہ 5)

4/ فروری 1966ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم پڑھنا نہ آتا ہو۔"

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 125)

پھر ایک موقع پر فرمایا:

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔"

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 298)

حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ نے تلاوتِ قرآن کریم کے متعلق احبابِ جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی... ہر گھر والے کا فرض ہے کہ وہ قرآن کی طرف توجہ دے، قرآن کے معانی کی طرف توجہ دے، ایک بھی گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے.... قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہیے۔ کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔"

(الفضل 12/ اگست 1997ء)

پھر 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آڈیو اور ویڈیو کے ذریعہ خوش الحانی سے قرآن کریم کو سیکھنے اور اساتذہ تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔" (الفضل 7/ فروری 2006ء) پھر فرمایا۔ "قرآن شریف جب آپ پڑھ رہے ہیں تو اس کا ترجمہ بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔"

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 2 صفحہ 179-180)

خلفاء کی تحریکات کے پیشِ نظر متعدد ضعیف العمر لوگوں نے بھی ناخواندہ ہونے کے باوجود خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی عمر کے آخری حصے میں ناظرہ قرآن پڑھنا سیکھا۔ ربوہ کے انصار اِس سلسلہ میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں محبتِ قرآن اور تعلیمِ قرآن کی تڑپ کے بارے میں ایک غیر احمدی صحافی جو 1913ء میں قادیان آئے، لکھتے ہیں:

"عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشہ میں سرشار پایا گیا اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں مَیں نے قادیان میں دیکھی، کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو مَیں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو مَیں نے بلاتمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ دونوں احمدی مساجد میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا مؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا... غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔"

(بدر 13/مارچ 1913ء صفحہ 6 تا 9 بحوالہ حیات نور 614)

حفظِ قرآن

تمام الہامی کتب میں سے یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کو دی کہ اس کا حفظ کرنا بہت ہی آسان امر ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ سعادت ہے کہ قدرت ثانیہ کے پانچ مظاہر میں سے اللہ تعالیٰ نے دو یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو حفظِ قرآن کی توفیق عطا فرمائی۔

خلفائے کرام نے مختلف مواقع پر احباب جماعت کو قرآن حفظ کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک مرتبہ 12 دوستوں کو اڑھائی اڑھائی پارے حفظ کرنے کی تلقین فرمائی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ نے 1922ء میں یہ تحریک فرمائی کہ کم از کم 30 افرادِ جماعت قرآن کریم کا ایک ایک پارہ حفظ کریں اِس تحریک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی دہرایا کہ ہر جماعت میں تیس آدمی ایک ایک پارہ حفظ کریں تا رمضان میں نمازِ تراویح میں ایک دور مکمل ہو سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے وقف کرنے والے بچوں اور اُن کے والدین کو تلقین فرمائی کہ وہ پہلے قرآن کریم حفظ کریں کیونکہ مبلغ کے لئے حافظ قرآن ہونا ضروری ہے۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 612)

12/دسمبر 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاص طور پر سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک فرمائی۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکمل قرآن حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ احمدیوں کو قرآن کی مختلف چھوٹی چھوٹی سورتوں اور منتخب آیات کے حفظ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ نماز کے دوران قرآن کے مختلف حصوں کی تلاوت کی جا سکے۔ اِس تحریک کو ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ نے بھی دہرایا اور لجنہ لاہور نے ہر دو خلفاء کی اُن سورتوں اور قرآن کے حصوں کو الگ الگ شائع کروایا جو وہ نماز کی رکعات میں تلاوت فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حفظِ قرآن کلاس کا اجرا قادیان میں فرمایا پھر یہ کلاس ایک مستقل ادارے کی شکل اختیار کر گئی جو مدرسۃ الحفظ کہلاتا ہے۔ قادیان اور ربوہ کے علاوہ اب یہ کلاس افریقہ اور یورپ کے بیسیوں ممالک میں قائم ہیں۔ جن میں قادیان، گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، برکینا فاسو، کینیڈا اور برطانیہ وغیرہ شامل ہیں۔

تراجم قرآن

سامعین! دنیا یہ کہتی سنی جاتی تھی کہ ایک وقت برصغیر میں قرآن کریم کے ترجمہ کو معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ قرآن کریم کا پہلا اردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ نے کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے بعد قرآن کے معانی، تفسیر، انوار و برکات اور فیوضِ روحانی کا ایک بحرِ بےکراں جاری فرمایا۔ آپؑ کے بعد خلفائے خمسہ نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اِس میں حصہ ڈالا۔ خلافت اولیٰ میں جماعت نے قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کروانا شروع کیا۔ اس کام پر مولوی محمد علی صاحب کو مقرر کیا گیا۔ جب وہ جماعت کو چھوڑ گئے تو ترجمہ کا مسودہ بھی ساتھ لے گئے۔ خلافت ثانیہ میں دوبارہ سے قرآن کریم کے تراجم کا آغاز ہوا۔ آپؓ نے مختلف مواقع پر اور خاص طور پر 1944ء میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ترجمۃ القرآن کی خاص تحریک فرمائی۔

(الفضل 27/اکتوبر 1944ء صفحہ 4)

اور اس کے ساتھ ساتھ ان تراجم پر ہونے والے خرچ کے متعلق بھی تحریکات فرمائیں۔ آپؓ کے عہدِ خلافت میں 15 زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع ہوا جن میں انگریزی، ڈچ، جرمن، سواحیلی، لوگنڈا، فرنچ، سپینش، اطالوی، رشین، انڈونیشین وغیرہ شامل ہیں۔

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 173)

خلافت ثالثہ میں مزید چار زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ انگریزی تفسیر القرآن کا نیا ایڈیشن اور انگریزی زبان میں ہی تفسیر القرآن کا ایک خلاصہ شائع ہوا۔

(حیات ناصر صفحہ 493)

اور تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کے کچھ حصے شائع ہوئے۔

خلافت رابعہ میں تراجمِ قرآن کے کام نے سرعت اختیار کی اور ان کی تعداد 57 تک پہنچ گئی اور 117 سے زبانوں میں منتخب آیات کا ترجمہ شائع ہوا۔

(سیدنا طاہر سونیئر صفحہ 23)

خلافت خامسہ میں اب تک جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کی تعداد 78 ہو گئی ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین خلفائے کرام کو مکمل ترجمہ قرآن کی توفیق عطا فرمائی۔ اِن میں سے ایک تفسیر صغیر ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ 1954ء میں آپؓ پر قاتلانہ حملہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر بچایا تو آپؓ نے بغرض علاج یورپ کا سفر فرمایا تو سفر سے قبل جماعت کے نام پیغام میں آپؓ نے فرمایا:

''مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے خدا! ابھی تک دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ مَیں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر جاؤں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔''

(الفضل 10/اپریل 1955ء صفحہ 1)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی عاجزانہ اور پُرسوز دعاؤں کو سنا اور باوجود نامساعد حالات کے آپؓ نے قرآن کا بامحاورہ ترجمہ مع فٹ نوٹ کے کیا۔

سامعین! دوسرے نمبر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمۃ القرآن ہے جو آسان، سلیس اور عام فہم ہے اور تیسرے نمبر پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ترجمہ ہے جو آپؓ اپنے دروس القرآن میں اچھوتے انداز میں فرماتے رہے۔ حضرت میر محمد سعید قادری صاحبؓ صحابی مسیح موعودؑ نے آپؓ کے دروس قرآن سے اکتساب فیض کر کے اِس ترجمہ کو تیار کیا ہے۔ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ 114 سورتوں کی مناسبت سے 114 کی تعداد میں مختلف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا بیان فرمودہ ترجمہ وتفسیر قرآن کا ایک بڑا حصہ ''حقائق الفرقان'' کی صورت میں بھی طبع شدہ موجود ہے۔ ان تراجمِ قرآن کے علاوہ دیگر خلفاء نے بھی حسب ضرورت اپنی تقاریر و تحریرات کے ذریعہ قرآنِ کریم کے گراں قدر نکات بیان فرمائے۔

تفاسیر القرآن

سامعین! خلافت ثالثہ کے دَور میں حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف آیات کی بیان فرمودہ تفسیر کی تدوین واشاعت آٹھ جلدوں میں ہوئی۔ حقائق الفرقان کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں جو عاشق قرآن حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیان فرمودہ تفسیر ہے۔ قرآن گویا آپؓ کی روح کی غذا تھا۔ آپؓ کو قرآن سے اس قدر محبت تھی کہ ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر جنت میں بھی مجھے کچھ مانگنے کا اختیار ہو تو مَیں قرآن مانگوں گا۔

(تذکرۃ المہدی جلد 1 صفحہ 246)

حضرت اقدسؑ کی صحبت نے آپ پر ایک نیا رنگ چڑھا دیا تھا۔ آپؓ اکثر قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ جن میں بہت سے نئے معارف قرآن بیان فرمائے۔

اِس کے علاوہ ایک تفسیر کبیر ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر کردہ ہے اور 10 جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ اب یہ اضافہ جات کے ساتھ 15 جلدوں میں میسّر ہے اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعودؑ کو فرمایا تھا کہ آنے والا موعود بیٹا ''علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' نیز یہ بھی خوشخبری دی تھی کہ اس کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ ''تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔'' تفسیر کبیر اس الہامی صداقت کی بیّن دلیل ہے۔ تفسیر کبیر پڑھنے کے بعد جماعت کے ایک بڑے معاند بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ ''مرزا محمود کے پاس قرآن ہے'' آپؓ فرماتے ہیں:

''عہدہ خلافت سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت سے کھولے کہ اب قیامت تک امت مسلمہ اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔''

(خلافت راشدہ صفحہ 254)

آپؒ نے تفسیر قرآن کے میدان میں بار بار مخالفین کو تفسیر نویسی کے چیلنج دیے۔ ایک بار صرف سورۃ فاتحہ کی تفسیر کا چیلنج دیا مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ تفسیر کبیر کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن اور ہزاروں صفحات پر مشتمل آپ کے کم بیش 2ہزار کے قریب خطابات، تقاریر، خطبات جمعہ اور دروس میں قرآنی علوم کی عظمت اور شوکت کا اظہار آپؓ کی خدمتِ قرآن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ کے دور میں قرآن کریم کی انگریزی میں مکمل تفسیر Five Volume Commentary of Holy Quran کی صورت میں جماعت کے سامنے پیش کی گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے خمسہ کی تفاسیر سے فیض یاب ہو کر بہت سے علماء نے مختلف تفاسیر رقم فرمائیں جو دراصل خلفاء کی خدماتِ قرآن کے زمرہ میں ہی آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد "جو شخص قرآن کے سات سو(700) حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے" کی تعمیل میں 700 احکامِ خداوندی کے نام سے پہلی بار شائع ہوئی۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کو قرآن کے نسخوں اور مختلف تراجم کی عالمگیر اشاعت کی خاص توفیق مل رہی ہے۔ خلافت اولیٰ سے ہی مختلف تحریکات اور مالی سکیموں سے قرآن کی اشاعت کی کوشش ہوئی۔ دورِ خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جب قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ نے تحریک فرمائی کہ اس کی ایک ہزار کاپیوں کی قیمت احباب پیش کریں تا کہ جماعت یہ ترجمہ دنیا کے بڑے لیڈروں، سربراہوں اور سیاستدانوں کو دے سکے نیز دنیا کی مشہور لائبریریوں میں رکھا جاسکے۔

(الفضل 26/ فروری 1947ء صفحہ 3)

حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ کو اشاعت قرآن سے ایک خاص عشق تھا۔ قرآن کے عالمگیر اشاعت کے لیے آپ نے جماعت کا اپنا پریس لانے کا منصوبہ پیش فرمایا تا کہ جلد از جلد قرآن شائع ہو۔ آپؒ نے فرمایا:

"اگر اپنا پریس ہو گا تو قرآن کریم سادہ یعنی قرآن کریم کا متن بھی ہم شائع کر لیا کریں گے۔ اس کی اشاعت کا بھی تو ہمیں بڑا شوق اور جنون ہے۔ یہ بات کرتے ہوئے بھی مَیں اپنے آپ کو جذباتی محسوس کر رہا ہوں۔ ہمارا دل تو چاہتا ہے کہ ہم دنیا کے ہر گھر میں قرآن کریم کا متن پہنچا دیں۔"

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 24-25)

آپؒ کے دور میں قرآن کی اشاعت پر بہت کام ہوا۔ ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا:

"ایک دن مجھے بتایا گیا کہ تیرے دور خلافت میں پچھلی دونوں خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہوا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانے میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دوگنا اشاعت ہو چکی ہے۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اب تک قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کروا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔"

(الفضل 15/ جولائی 1980ء صفحہ 2)

خلافت ثالثہ کے بعد سے جماعت کثرت سے قرآن اور اس کے تراجم طبع کروا کر دنیا میں پھیلا رہی ہے اور اِس کے لئے دنیا کے بعض ممالک میں پریس بھی نصب ہو چکے ہیں۔ جس کا اغیار کو بھی اعتراف ہے اور مولویوں کے کئی clips اِس وقت سوشل میڈیا پر گردش کر رہیں ہیں جن میں وہ برملا کہہ رہے ہیں کہ احمدیوں نے ہر ہوٹل اور گھر گھر تراجم قرآن پہنچا دیے ہیں۔

قرآن کی نمائشیں

سامعین! خلافت خامسہ میں اشاعتِ قرآن کا ایک نیا سلسلہ قرآنی نمائشوں کے انعقاد کا شروع ہوا۔ اشاعتِ قرآن کے ضمن میں حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مواقع پر قرآن کریم کی نمائش لگانے کی تحریک فرمائی ہیں۔ 2011ء میں مغربی دنیا میں اسلام اور قرآن پر حملے دیکھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو قرآن کریم کی نمائش لگانے کا ارشاد فرمایا تا کہ دنیا کے سامنے قرآن کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا جاسکے۔

(خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 606)

دروس القرآن و خطابات کے ذریعے روحانی فیوض کی تقسیم

سامعین! درسِ قرآن کریم کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلفائے احمدیت کے زیر سایہ آج تک جاری و ساری ہے۔ قرآنی انوار کی تفہیم کے لیے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر خلفاء خود بھی مختلف مواقع پر درسُ القرآن ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ انہی دروس سے اکتساب فیض کرتے ہوئے مبلغین ایک تسلسل کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت دَور میں بھی درس قرآن ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ آپؓ کے درس القرآن کے بارے میں حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ فرماتے ہیں:

”حضرت اقدس علیہ السلام بار بار مجھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب کی تفسیر قرآن تو آسمانی تفسیر ہے۔ صاحبزادہ صاحب! ان سے قرآن پڑھا کرو۔ ان کے درس القرآن میں بہت بیٹھا کرو اور سنا کرو۔ اگر تم نے دو تین سیپارہ بھی حضرت مولوی صاحب سے سنے یا پڑھے تو تم کو قرآن شریف سمجھنے کا مادہ اور تفسیر کرنے کا ملکہ ہو جائے گا۔“

(تذکرۃ المہدی جلد نمبر1 صفحہ244)

بسا اُوقات آپؓ باوجود خلافت کی مصروفیات کے روزانہ 5 درس القرآن دیا کرتے تھے۔

(الحکم مارچ1913ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو قرآن کی تعلیم اور تدریس کا اس قدر جوش اور جذبہ تھا کہ آپ چاہتے تھے کہ ایک دارالقرآن قائم کیا جائے جس میں خصوصیت سے قرآن کا درس دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ایڈیٹر الحکم نے لکھا:

”حضرت خلیفۃ المسیح کی دیرینہ خواہش ہے کہ قرآن مجید کے نہایت اعلیٰ معلّم موصل وغیرہ سے منگوائے جائیں۔ اس وقت تک ہر چند یہاں قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کی طرف توجہ ہے لیکن پھر بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے... حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت میر ناصر نواب صاحب کو یہ خدمت سپرد کی ہے کہ وہ اس دارالقرآن کی تعمیر کا کام شروع کر دیں۔“

(الحکم 21/ فروری1913ء صفحہ3)

آپؓ کو درس قرآن کا اس قدر شوق و ذوق تھا کہ جب 4/ مارچ1914ء کو آپؓ نے اپنی وصیت لکھوائی تو اس میں یہ بھی لکھوایا ”قرآن حدیث کا درس جاری رہے۔“

(الحکم 7/ مارچ1914ء صفحہ5)

جو خلافتِ ثانیہ میں بھی جاری رہا۔ سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ کی خاص علامت تھی کہ کلام اللہ کا مرتبہ ان سے ظاہر ہو گا۔ آپؓ نے 1910ء سے ہی درس قرآن پیش کرنا شروع کر دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی غیر موجودگی میں بھی آپؓ ہی درس القرآن دیا کرتے تھے۔ اپنے باون سالہ دَورِ خلافت میں آپ نے تعلیم القرآن کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ آپؓ نے اپنے ہر خطاب، تقریر اور درس میں قرآن کریم کی پر معارف تفسیر اور جدید نکات پیش فرمائے۔ 1928ء میں آپؓ نے قرآن کے درس کا ایک خاص سلسلہ شروع فرمایا جس میں شامل ہونے کے لیے بار بار احباب جماعت کو تلقین فرمائی۔ احباب جماعت میں بھی آپؓ نے درس القرآن شروع کرنے کی بار بار نصیحت فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا:

”ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کیا جائے اگر روزانہ درس میں لوگ شامل نہ ہو سکیں تو ہفتہ میں تین دن سہی۔ اگر تین دن بھی نہ آسکیں تو دو دن ہی سہی اگر دو دن بھی نہ آسکیں تو ایک ہی دن سہی مگر درس ضرور جاری ہونا چاہئے تاکہ قرآن کریم کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔“

(انوار العلوم جلد10 صفحہ92)

خلافت ثالثہ کا دَور بھی درس و تدریس کے ذریعہ قرآنی علوم کی اشاعت سے بھرا نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 24/ جون تا 16/ ستمبر 1966ء قرآن کی برکات، فیوض اور روحانی تاثیرات پر مشتمل خطبات جمعہ کا ایک سلسلہ شروع فرمایا۔ یہ خطبات بعد ازاں کتابی صورت میں ”قرآنی انوار“ کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

دَور خلافت رابعہ میں دروس القرآن کے دو سلسلے ہمیں نظر آتے ہیں۔ حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ کا ایک عظیم الشان کارنامہ 305 ترجمۃ القرآن کلاسز ہیں جس میں آپؒ نے مکمل قرآن کا ترجمہ سکھایا۔ اسی ضمن میں آپؒ نے 19/ جون 1998ء میں ترجمہ القرآن کلاسز سننے کی تحریک بھی فرمائی۔

(الفضل 14/ اگست 1998)

ابتدائے عہد خلافت سے ہی مختلف مواقع پر آپؒ دروس القرآن پیش فرمایا کرتے تھے۔ پھر ایم ٹی اے کے اجرا کے ساتھ 1994ء سے آپ نے رمضان میں درس القرآن کا ایک نیا سلسلہ شروع فرمایا جس میں آپ نے خصوصیت سے قرآن کریم کے ان حصوں کی تفسیر فرمائی جو تفسیر کبیر میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے تشنہ

تھے۔ دَورِ خلافت خامسہ میں بھی جماعتی روایات کے مطابق ہر ملک اور تقریباً ہر جماعت میں مقامی سہولت اور دستیاب وسائل کے ساتھ مقامی سطح پر درس قرآن کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے آخری ایام میں پُر معارف درس قرآن پیش فرماتے ہیں۔

تعلیم القرآن کلاسز اور جماعت کا مرکزی نظام

سامعین! احمدی بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے خلفائے کرام کی ہدایات کے پیش نظر جماعت میں مختلف مواقع پر تعلیم القرآن کلاسز بھی منعقد کی جاتی رہی ہیں۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر 1945ء میں خدام الاحمدیہ کے لیے تعلیم القرآن کلاس شروع ہوئی۔ 1964ء میں نظارت اصلاح وارشاد کے تحت فضل عمر تعلیم القرآن کلاسز کا باقاعدہ انعقاد کا آغاز ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت تربیتی کلاس بھی اسی مقصد کے لیے منعقد کی جاتی رہی ہے۔ دَورِ خلافت ثالثہ میں ہفتہ قرآن مجید کا بھی ایک سلسلہ شروع کیا گیا جو اب عالمگیر صورت اختیار کر گیا ہے۔

عہد خلافت ثالثہ کے آغاز میں حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ نے جماعت میں تعلیم القرآن عام کرنے کی غرض سے مرکزی نظام میں اضافہ فرمایا اور ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قائم فرمائی اور تمام ذیلی تنظیموں کو اس نظارت کی ہدایات کی روشنی میں اپنے ممبروں کو قرآن ناظرہ پڑھانے اور ترجمہ سکھانے کا کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر آپؒ نے مجالس موصیان قائم فرمائی اور اِن کے لیے قرآنی انوار کا سیکھنا اور سکھانا لازمی قرار دیا گیا۔ موصیان کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اپنے گھروں میں تعلیم القرآن کا انتظام کریں اور نگرانی کریں کہ کوئی فرد ایسا نہ ہو جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔

(خطبات ناصر جلد2 صفحہ 563)

پھر جب آپ نے وقف عارضی کی سکیم شروع فرمائی تو واقفین عارضی کے ذمہ سب سے اہم کام قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا لگایا تا کہ افرادِ جماعت قرآنی انوار سے آگاہ ہو سکیں۔

(الفضل 14؍ مئی 1969ء)

آپؒ فرماتے ہیں:

”بلا استثناء ہر احمدی بچہ قاعدہ یسر نا القرآن پڑھے۔ جو احباب قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں وہ ترجمہ سیکھیں اور جو ترجمہ جانتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر سیکھیں جو خود اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی اور وہ تفسیر بھی سیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور اور بصیرت ومعرفت کے زیر سایہ خود کی۔“

(الفضل 29؍ اکتوبر 1979ء)

قرآن کا عملی نمونہ بن جاؤ

سامعین! خلفائے سلسلہ نے قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کی ہی طرف توجہ نہیں دی بلکہ حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو قرآن کا عملی نمونہ بننے کی طرف یوں توجہ دلائی:

”آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں۔“

(الفضل 11 نومبر 2005ء)

قرآن پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات

سامعین! خدمتِ قرآن کا ایک پہلو قرآن پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینا ہے۔ خلافت احمدیہ کی یہ ممتاز خوبی ہے کہ جب بھی اسلام، قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر کسی دشمن یا معاند نے حملہ کیا تو مسیح موعودؑ کے قافلے کے سپہ سالار آہنی دیوار بن کر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دشمن کو دندان شکن جواب دیا۔ چاہے وہ آریہ سماج کے حملے ہوں یا مستشرقین کے اعتراضات ہوں۔ ہر خلیفہ نے ہر زمانے میں ان اعتراضات کے بھرپور جوابات دیے اور

مخالفین کو ساکت کر دیا۔ عصر حاضر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے خلاف مہم پر 29/ فروری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں اسلام اور قرآن کے خلاف مغرب کی منظم مہم جوئی کا جواب دیا۔

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 86)

2011ء میں جب ایک بدبخت امریکی پادری نے قرآن کریم جلانے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا جاسکے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مکروہ فعل کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے قول و فعل سے قرآن کی ایسی خوبصورت تصویر پیش کریں کہ دنیا ان مکروہ حرکات کرنے والوں کو ہی لعن طعن کرنے لگ جائے وگرنہ مسلمان جلوس نکال کر یا اپنے ملک کو آگ لگا کر دشمن کے ہاتھ ہی مضبوط کر رہے ہوں گے۔

(خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 140)

الغرض قرآن کریم کی خدمت کی جو داستانیں خلفائے راشدین نے رقم کیں اور ہر ممکن کوشش کر کے کتاب اللہ کی خدمت کی۔ اس کی نظیر ہمیں صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور اس کے خلفاء کے دَور میں ہی ملتی ہے۔ ہر خلیفہ نے اپنے اپنے ذوق اور رنگ میں اپنی کوششوں کو کمال تک پہنچاتے ہوئے تکمیل اشاعت ہدایتِ قرآن کے لیے اپنی زندگی کا ہر دن صرف کیا۔ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ کے صحابہ کرام اور آل پر، آپؑ کے غلام صادق اور اس کے خلفاء پر ہزار ہا سلامتی اور درود بھیجتا رہے تا وہ دن جلد از جلد آئے جب محمد عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش دنیا کے ہر خطے میں عظمت سے متمکن ہو اور زمین قرآن پر حکمرانی اور شوکت قائم ہو جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو (700) حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

اللہ تعالیٰ ہمیں انوار قرآنی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم شہود آصف صاحب آف گھانا کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(کمپوزڈ: زاہد محمود)

✡✡✡✡